خلیفۃ المسلمین ابراھیم بن عواد البدری ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کی خلافت کیخلاف باطل شرطوں اور باطل دعووں کا رد



تحریر: عارف علوی

مسلمان متوجہ ہوں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۰۳) وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۱۰۴) وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ'' [آل عمران:۱۰۲/۱۰۵]

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں فرقہ فرقہ مت بنو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم تو آگ کے گھڑے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اور اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئیے جو لوگوں کو

نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جو فرقے فرقے ہوگئے اور واضح احکام کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ان لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مخاطب ہو کر فرمایا:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''ید اللّٰہ علی الجماعۃ''
اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔

پھر اس جماعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظوں کے ساتھ تعبیر بتلائی:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون، قالوا : فما تامرنا؟ قال : فوا ببیعة الاول فالاول واعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم''۔ (بخاری ومسلم)
بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے، جب کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو اس کے پیچھے دوسرا نبی آجاتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب کثرت سے خلفاء ہونگے تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پہلے خلیفہ کی بیعت پوری کرو پھر پہلے خلیفہ کی بیعت پوری کرو اور ان کو ان کا حق دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرے گا جس کی وہ نگہبانی ورکھوالی کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے اعتصام کی مکمل کیفیت کو بتلادیا جیسا کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ (وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا) اس کی تعبیر خلافت ہے اعتصام بحبل اللہ کا

معنی خلیفۃ المسلمین ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب نبی موجود ہوتا ہے تو وہ امت کا خلیفہ ہوتا ہے لیکن میرے بعد چونکہ نبی نہیں ہونگے اس لئے تم میں خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے تو پہلے جو شخص خلیفہ بن جائے اور لوگ اس کی بیعت کر لیں تو وہ اس امت کا خلیفہ ہو گیا اب اسی کے ساتھ اعتصام کرنا واجب ہو گا۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم اس بات پر مجتمع ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا کام امت کے لئے ایک خلیفہ کا انتخاب ہے۔ اسی لئے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے بھرے مجمع میں اعلان فرمایا:

((الا ان محمدا قد مات ولابد لهذا الدين ممن يقوم به))۔

آگاہ رہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مر چکے ہیں اور اب اس دین کے لئے ایک ایسا شخص بہرحال ضروری ہے جو اس (کے قیام و نفاذ) کا ذمہ دار ہو۔[کتاب المواقف:۸/۳۴۹]

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا منشاء ان لفظوں سے واضح طور پر ایک خلیفہ کے انتخاب و تقرر کے سوا کچھ نہ تھا یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم کے بھرے مجمع میں کہی گئی تھی اور ایک زبان بھی ایسی نہ تھی جس نے اس کے صحیح اور برحق ہونے سے انکار کیا ہو۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے جس کام کو فوقیت دی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے لئے ایک خلیفہ کا انتخاب تھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے عمل کو خلیفہ کے انتخاب کی عمل کے فوقیت کی وجہ سے مؤخر کر دیا۔ اور سقیفہ بنی ساعدۃ جتنے صحابہ موجود تھے انہوں نے بحث و مباحثہ کے بعد ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو اس امت کا پہلا خلیفہ مقرر کر دیا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا عمل کیا۔

پہلی دلیل:

سقیفہ بن ساعدۃ میں صحابہ کرام کی جتنی تعداد موجود تھی صرف انہی کی بیعت کرنے کی وجہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت کے خلیفہ مقرر ہو گئے حالانکہ سقیفہ بنی ساعدۃ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور تمام بنو ہاشم بشمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کوئی بھی موجود نہ تھا، اور اس بیعت وہ لوگ اس وقت شامل ہی نہ تھے۔ تو ہم اس نادان اور جاہل شخص سے پوچھتے ہیں تمہارا اجماع کہاں چلا گیا کیونکہ سقیفہ بن ساعدۃ میں تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور تمام بنو ھاشم موجود نہ تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلیفہ کے انتخاب کے لئے اجماع امت کی جو شرط لگائی جاتی ہے وہ باطل اور مردود ہے۔ اگر اس شرط پر عمل کرنا واجب ہوتا تو سیدنا ابو بکر الصدیق خلیفہ مقرر ہی نہیں کئے جاسکتے تھے۔

دوسری دلیل:

جو مخالفین کے اجماع امت کے دعوے کو باطل قرار دیتے ہوئے مسترد کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اکیلے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس امت کا خلیفہ مقرر کر دیا۔ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امت کے خلیفہ مقرر ہو گئے۔

تیسری دلیل:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رضی اللہ کے مابین سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ امت اسلام کا خلیفہ مقرر کر دیا صحابی رضی اللہ عنہ کا یہ عمل دھوکے بازوں اور اجماع امت کی شرط لگانے والوں کا منہ چڑا رہی ہے۔

چوتھی دلیل:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں بلوائیوں کا ہاتھ تھا جو مدینۃ المنورۃ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کیخلاف جمع ہوئے تھے بالآخر اس فتنے میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ تین روز تک دارالاسلام خلیفہ سے خالی رہا چوتھے روز باغیوں میں سے ایک شخص نے بازار میں کھڑے ہو کر نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر زبردستی ان کی بیعت کرلی یہ بیعت کرنے والا شخص فسادیوں میں سے تھا اس کا نام مالک الاشتر النخعی تھا اس اکیلے فسادی کی بیعت کرنے کے بعد آپ امت مسلمہ کے خلیفہ کہلائے۔

یہ چاروں دلیلیں ہم نے خلفاء الراشدین کے دور سے پیش کی ہیں آگے کے احوال اوپر بات کرنا ہماری ضرورت ہرگز نہیں ہے کیونکہ ان محادثات اور واقعات سے صرف ہمارے ہی نظریے کی توثیق ہوتی اور مخالفین کی حد درجہ تردید ہو رہی ہے۔ اب جو لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اجماع امت ہونا چاہئے ان کا دعوی اور ان کی یہ شرط باطل اور مردود ثابت ہوتی ہے۔ نہ تو اس باطل شرط کا تعلق صحابہ سے ہے اور نہ بعد کے لوگوں نے اس باطل شرط کو کوئی اہمیت دی۔

لہٰذا ان شرائط کو امت پر مسلط کرنے کے لئے کتاب وسنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے کوئی عمل ثابت ہونا چاہیئے۔

اگر ان کی پیش کردہ شرائط کو مان لیا جائے تو نہ عباسیوں میں سے کوئی خلیفہ مانا جائے گا اور نہ ہی اندلس کے امویوں میں سے کسی کو خلیفہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کیونکہ عباسیوں کا خلیفہ الگ تھا اور اندلس کے امویوں کا خلیفہ الگ تھا اب یہ نادان جواب دیں کہا گیا تمہارا اجماع ؟!

اب ہم ان باطل اور مستر د لوگوں سے سوال کرتے ہیں کہ ملا عمر رحمہ اللہ کو کیا امر مانع تھا اپنی خلافت کا اعلان کرنے میں۔ کوئی بتلائے یا نہ بتلائے ہم بتلائے دیتے ہیں جس سلطے کی یہ جاہل لوگ شرط لگاتے ہیں وہ سلطہ ان کے

پاس تھا لیکن اس کے باجود ملا عمر رحمہ اللہ نے خلافت کا اعلان کیوں نہ کیا کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے قریشی ہونے کی شرط لگائی ہے اور چونکہ ملا عمر رحمہ اللہ قریشی نہ تھے اس لئے خلافت کا اعلان انہوں نے نہیں کیا۔ (باقی مجبوریاں اہل عقل جانتے ہیں کیونکہ وہ خلافت کا اعلان نہ کر سکے یہ ہمارا موضوع نہیں ہے)

اب دوسرا سوال ان احمق ترین افراد سے یہ ہے کہ آل سلول کو زبردست سلطہ اور مسلمانوں کی حمایت ملنے کے باوجود آل سلول کے مرتدین نے خلافت کا اعلان کیوں نہ کیا۔ تو مجبوری یہ ہے کہ آل سلول کے مرتدین قریشی نہ تھے۔ (یہ ہمارا خیال ہے لیکن بات سے اس سے بڑھ کر ہے) کیونکہ آل سلول کی برطانیہ امریکہ اور یھود نے آل سلول کے مرتدین کی حمایت ہی اس لئے کی تھی کہ عثمانیوں کی لولی لنگڑی خلافت کی دھجیاں آل سلول کے مرتدین کے ہاتھوں بکھروانی تھیں اور اس کے بدلے میں آل سعود کو حجاز کا حکمران مقرر کروانا تھا اور عثمانیوں کی خلافت (جو کہ خلافت جبریہ تھی) اس کو ختم کرواکے اسرائیل کے ناپاک وجود کو آل سلول کے مرتدین کے ہاتھوں قیام عمل میں لانا تھا۔

اب ہم نے دلائل کی روسے ثابت کر دیا ہے کہ خلافت کے دشمنوں کی تمام شرطیں اور دعوے باطل ثابت ہوتے ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کی حمایت میں کوئی عمل تک ثابت نہیں ہے۔

شام اور عراق کے علاقوں میں قائم ہونیوالی خلافت شرعی خلافت ہے کیونکہ اس خطے کے مجاھدین علماء اور مسلمانوں نے ابراھیم بن عواد البدری ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کی بیعت کھلے عام کی ہے اور ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ نے پوری دنیا کے سامنے ببانگ دہل اپنی خلافت کا اعلان کیا ہے۔ اور بطور خلیفۃ المسلمین مسلمانوں نے ان کی بیعت کی ہے۔ ابو بکر البغدادی نے خلافت کی وہ تمام شرائط پوری کی ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت شدہ ہیں انہوں نے اپنے علاقوں میں اللہ کا حکم نافذ کیا، اور وہ

قریشی ہاشمی اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں اور السیدۃ فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔

ہم اپنی بات کا اختتام ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کے دادا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اس زریں قول سے کرتے ہیں جو انہوں نے خلافت کو تسلیم نہ کرنیوالے خارجیوں سے کی تھی۔

علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جب خوارج نے: ((لاحکم الاللہ)) کا نعرہ لگایا تو آپ نے فرمایا: ((انما یقولون لا امارۃ ولابد من امارۃ برۃ او فاجرۃ)) ان کا کہنا تو یہ ہے کہ کوئی امارت ہونی ہی نہ چاہیئے۔ حالانکہ امارت بہر حال ضروری ہے چاہے وہ اچھی ہو چاہے بری۔ [الملل والنحل للشہرستانی: ۱/۵۵]

ابن ابی شیبہ نے " المصنف " میں صحیح سند سے امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب الہاشمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

> "امام پر حق یہ ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ احکامات کے تحت فیصلہ کرے اور امانت ادا کرے پھر جب وہ ایسا کرلے تو مسلمانوں پر حق ہے کہ اس کو سنیں اور اطاعت کریں اور اس کی پکار پر لبیک کہیں"۔

اور اس بارے میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ" [المائدۃ]

"جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے نہیں کرتے دراصل وہی لوگ کافر ہیں"۔

لہذا خلیفۃ المسلمین ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ نے جب اللہ کا حکم اپنے علاقوں میں نافذ کردیا اور خلافت کا اعلان کر دیا امانت ادا کرنے کا حق ادا کر دیا تو اب مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کہ ان کی بات کو سنیں اور اطاعت کریں اور انکی پکار پر لبیک کہیں۔ اور تنظیموں سے براءت کرتے ہوئے خلیفۃ المسلمین کی بیعت کرلیں ورنہ ان کے پاس

جاہلیت سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ رہے گا جب تک کہ وہ خلیفۃ المسلمین کی بیعت کا قلادہ اپنے گلے میں نہیں ڈال لیتے۔

کیونکہ صحابیِ رسول ﷺ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہم تک پہنچادیا ہے:

''لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ اس ڈر سے کہیں شر میں مبتلاء نہ ہو جاؤں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کی حالت میں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمایا، اب کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کی کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہو گی؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں کچھ آمیزش اور کدورت ہو گی میں نے عرض کیا: وہ آمیزش اور کدورت کیا ہو گی؟ فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقے کے سوا دوسروں کا راستہ اختیار کریں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی اور بری بھی میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہو گی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ ہونگے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا انہیں جہنم میں جھونک دیں گے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی حالت بیان فرمایئے آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہم جیسا ہو گا اور ہماری زبان بولیں گے میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو کیا کروں؟

آپ نے فرمایا:

((تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم))

جماعۃ المسلمین اور ان کے امام کے ساتھ چمٹے رہنا،

میں نے کہا اگر جماعۃ المسلمین اور ان کا امام نہ ہو؟تو فرمایا:تو ان تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا خواہ تم کو مرنے تک درخت کی جڑ چبانی پڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر امت کو پیغام دیدیا ہے کہ اگر تم خلیفۃ المسلمین کو پاؤ تو اس سے چمٹ جانا اور تمام فرقوں تنظیموں براءت کرکے ان سے علیحدہ ہو جانا، لہٰذا خلیفۃ المسلمین کے مقابلے پر تمام تنظیمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں فرقے ہیں اور ان سے علیحدہ رہنے کا حکم ہے جو کہ واجب ہے اس سلسلے خواہ کسی کو درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں لیکن ان تمام تنظیموں سے براءت کرنی واجب ترین شئے ہے جبکہ خلیفہ اور خلافت موجود ہے تو کسی بھی تنظیم سے وابستگی رکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت سے انحراف ہے اور جاہلیت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتةً جاهلیة''

جو کوئی اس حال میں مر گیا ہو کہ اس کی گردن بیعت (کے قلادے) سے خالی ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔[مسلم:۲/۱۲۸]

اخوکم فی الاسلام:عارف علوی

https://justpaste.it/khilafat_khalifa

Page link:

https://justpaste.it/khilafat_khalifa

Short link:

https://jpst.it/Hwqp